دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: حُبِ وطن

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاون: مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ٦

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

:00971559421541

:00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

١٤٣٩ھ/٢٠١٨ء

حُبِ وطن

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبِهِ أجمعين.

وطن سے محبت اور اسلام

برادرانِ اسلام! وطن سے محبت ایک فطری چیز ہے، اسلام میں اس کی کوئی مُمانعت نہیں، بلکہ اپنے وطن سے محبت اور جائز طریقے سے اس کا اظہار مشروع وجائز ہے؛ اسی لیے ہجرت کے وقت رسول اللہ ﷺ نے مکّہ مکرّمہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: «مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ! وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ، مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ»[١] "تُو کتنا پاکیزہ شہر ہے اور مجھے کس قدر محبوب ہے اے شہرِ مکّہ! اگر میری قوم مجھے یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے سِوا کہیں اَور سُکونت اختیار نہ کرتا!"۔ یہاں حضور نبئ اکرم ﷺ نے صراحۃً اپنے آبائی وطن مکّہ مکرّمہ سے محبت کا اظہار فرمایا۔

(١) "سنن الترمذي" أبواب المَناقب، باب في فضل المكّة، ر: ٣٩٢٦، صـ٨٨٣.

اپنا وطن

عزیزانِ محترم! جب آپ ﷺ نے مدینہ منوّرہ کو اپنا وطن بنایا تب ربّ تعالی سے یہ دعا کی: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا المَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا، وَصَحِّحْهَا لَنَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الجُحْفَةِ»(۱) "اے اللہ! ہمارے لیے مدینہ کو اسی طرح محبوب کر دے جیسے مکّہ ہمیں محبوب ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ!۔ الٰہی! اس کے صاع اور مُد (غلے کے پیمانوں) میں برکت دے، اور مدینہ کی فضا صحت بخش بنا دے، اور اس کا بخار جُحفہ کی طرف منتقل فرما دے!"۔

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: «أَنَّ النبِيَّ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ المَدِينَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ، وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا»(۲) "نبئ کریم ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے، اور مدینہ منوّرہ کی دیواروں پر دُور سے نظر پڑتی، تو مدینہ طیّبہ کی محبت کے باعث اپنی سواری کو تیز کر دیتے"۔ اس حدیثِ پاک کی شرح میں امام ابنِ حجر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ "اس سے ایک تو مدینۂ منوّرہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، دوسرا اپنے وطن سے محبت اور اس کے لیے مچلنے کا جواز ثابت ہوتا ہے"(۳)۔

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالی علیہ "سِیَرَ اَعلام النُّبلاء" میں فرماتے ہیں کہ "آپ ﷺ امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے محبت رکھتے تھے، ان کے والد

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب فضائل المدينة، ر: ۱۸۸۹، صـ۳۰٤.

(۲) المرجع نفسه، باب: المدينة تنفي الخبث، ر: ۱۸۸٦، صـ۳۰۳.

(۳) "فتح الباري" كتاب العمرة، باب من أسرع ناقته ...إلخ، ر: ۱۸۰۲، ۳/ ۷۰۵.

حضرت سیّدنا ابوبکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت سیّدنا اُسامہ اور اپنے دونوں نَواسوں حسنَین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے محبت فرماتے، حلوہ وشہد پسند فرماتے، جبلِ اُحد سے محبت فرماتے، اپنے وطن سے محبت کرتے، اَنصار سے محبت فرماتے، اور اُن بے شمار چیزوں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو محبت تھی کہ ایک مؤمن جن سے محبت کیے بغیر نہیں رہ سکتا"[1]۔

وطن سے محبت فطری تقاضا ہے

حضراتِ ذی وقار! حُبِ وطن بھی اُن اُمور میں سے ہے جنہیں فطری تقاضا اور طبیعتِ سلیمہ جنم دیتے ہیں، اِسی طرح اپنے آپ کو وطن کی طرف منسوب کرنا، اور وطن سے وفاداری بھی طبعی تقاضوں کے نتائج میں داخل ہے۔ علّامہ دینوری اپنی کتاب "المجالسۃ" میں امام اصمعی سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے ایک اَعرابی کو یہ کہتے سنا کہ "اگر کسی کی صحیح پہچان کرنا چاہو تو یہ دیکھو کہ اُس میں اپنے وطن سے کتنی محبت ہے"[2]۔

وطن سے محبت ہر حال میں ہوتی ہے

حضراتِ گرامی قدر! اللہ تعالی نے اپنی تمام مخلوقات کے دلوں میں اپنے اپنے وطن کے لیے ایک لطیف مَیلان، جُھکاؤ اور پاکیزہ لگاؤ پیدا فرمایا ہے، تمام مَوجودات کی فطرتِ سلیمہ میں اپنے اپنے وطن کے لیے قرار، سُکون اور اطمینان وَدِیعت فرمایا ہے، اگر ہم غَور کریں تو ہر قسم کے جانداروں میں ہمیں یہ فطری عمل نظر آتا ہے، شیر جنگل میں خوش رہتا ہے، اُونٹ کا دل اپنے باڑے میں لگتا ہے، چیونٹی اپنے بِل میں رہتی ہے، پرندے اپنے گھونسلوں میں آکر سُکون پاتے ہیں، اور انسان

---

(١) "سِير أعلام النُبلاء" الطبقة ١٩، ر: ٣٢٠٣ - القِرميسينيّ، ١٠/ ٢١٥.

(٢) "المُجالسة وجواهر العلم" ر: ٣٣٢، الجزء ٣، صـ٢٠٨.

کی تو فطرت میں ہی اپنے وطن سے محبت رکھ دی گئی ہے، امام ابنِ جَوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: "وطن ہمیشہ محبوب ہوا کرتا ہے"[۱]۔

جانِ برادر! ابنِ بسّام نے "ذخیرہ" میں لکھا کہ "وطن سے ہر حال میں محبت ہوتی ہے، جہاں انسان پیدا ہو اُس جگہ سے اُلفت ہوتی ہے، اچھا انسان اِن جگہوں سے جَفا نہیں کر سکتا جہاں سے اس کی یادیں وابستہ ہوں، اور اُس شہر کو بھلا نہیں سکتا جہاں اس نے بچپن کے دن گزارے ہوں، کہا کہ: اللہ تعالی کے آباد کردہ شہروں میں مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو نرم اور خوشگوار زمین کے درمیان ہے، جہاں بارش برستی ہے، یہ وہ علاقے ہیں جہاں جوانی نے آکر ہمارے بندھے تعویذ کھولے تھے، جہاں ہم بڑے ہوئے تھے، سب سے پہلی وہ مٹی جس نے میری جلد کو چُھوا تھا"[۲]۔

ابنِ رُومی نے کہا کہ میں نے اپنے وطن کے لیے قسم اُٹھائی ہے، کہ اس کا کسی قیمت پر سَودا نہیں کروں گا، میں اپنے سِوا سارے زمانے میں کسی کو اُس کا مالک نہیں سمجھتا، جہاں جوانی کے دن گزرے، جہاں نعمتیں ملیں، اَیسی نعمتیں جو سایہ میں رہ کر ملا کرتی ہیں، میرے دل کو وطن سے اَیسی محبت ہے گویا یہ میرے بدن کی رُوح ہو؛ کہ اس کے بغیر میں زندہ نہیں رَہ سکتا، لوگوں کو اپنے وطن سے محبّت ہوتی ہے، جہاں جوانی کے دن گزرے ہوں، جب وطن کی یاد آتی ہے تو اس کے ساتھ جوانی کے وہ دن بھی یاد آتے ہیں جو وہاں گزرے ہیں، اگر کوئی کمینہ شخص وطن میں ظلم کرے اور مجھے دھوکا دے، تو مجھے وطن سہارا دے دیتا ہے، جہاں ایک طرف نعمت نہ ملے تو کیا ہوا!

---

(۱) "مُثير العَزْم الساكن" باب سبب توقان النّفس إلى مكّة، ر: ۲۹، ۱/ ۱۰۲.

(۲) "الذخيرة في محَاسن أهل الجزيرة" ۱/ ۳۴۳.

دوسری طرف سے کوئی نعمت مل جاتی ہے"[1]۔

جذبۂ حبِ وطنی کا تعلق دل کی گہرائی سے ہے

میرے محترم بھائیو! امام فخر الدّین رازی نے قرآنِ کریم سے اِستدلال کرتے ہوئے حبِ وطنی کا بڑا پیارا نقشہ کھینچا ہے؛ کہ یہ ایک ایسا جذبہ ہے جس کا تعلق دل کی گہرائیوں سے ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ﴾[2] "اگر ہم ان پر فرض کرتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو، یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ"۔ اس کی تفسیر میں امام رازی فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالی نے اس آیتِ مبارکہ میں کسی کو اُس کے وطن سے دُور کرنے کے عمل کو، اُسے قتل کرنے کے برابر ٹھہرایا ہے"[3]۔

علّامہ علی قاری علیہ الرحمۃ "مرقاۃ المفاتیح" میں فرماتے ہیں کہ "جس وطن سے محبت ہو، اس سے جُدائی بڑا سخت امتحان ہوا کرتا ہے"۔ اس کے بعد اللہ تعالی کے فرمان: ﴿وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾[4] کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "یہاں فتنہ وفساد سے مراد کسی کو اُس کے وطن سے دُور کر دینا بھی ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی نے فتنے کا ذِکر اپنے فرمان: ﴿وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ﴾[5] کے بعد فرمایا"[6]۔

---

(١) "ديوان المَعاني" الباب ١٢ منه فأوّل ذلك، الجزء ٢، صـ١٨٩.

(٢) پ٥، النساء: ٦٦.

(٣) "التفسير الكبير" پ١٠، سورة الأنفال، تحت الآية: ٧٥، ١٠/ ٥١٥.

(٤) پ٢، البقرة: ١٩١.

(٥) پ٢، البقرة: ١٩١.

(٦) "مرقاة المفاتيح" كتاب الجهاد، تحت ر: ٤٠٥٠، ٧/ ٦٤٧.

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! وطن سے سچی اور بے لَوث محبت ایمانی تقاضوں میں سے ہے، لہذا اپنے آزاد وطن کو عطیہ خداوندی سمجھیں، اسے سے محبت کریں، اس کی تعمیر وترقی کے لیے کام کریں، اور اس جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کریں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اپنے وطنِ عزیز سے کامل محبت عطا فرما، اس میں بسنے والوں اور اس کی حفاظت کرنے والوں کی حفاظت فرما، تمام دشمن عناصر اور ان کے منصوبوں کو نیست ونابُود فرما، اندرونی وبیرونی سازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشت گردی، فتنہ وفساد، خون ریزی وقتل وغارت گری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہماری حفاظت فرما، اس مَملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما، اور انہیں اِخلاص کے ساتھ مُلک وقوم کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرما، اور اس کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کے درَجات بلند فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.